جلد ۲۰	مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء	نمبر ۳۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں ٭

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن۔ اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے ۱۷ ستمبر کو ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے ٭

جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس کے درجۂ اولیٰ میں داخل ہونے والے امیدواروں کو منتخب کرنے کے لیئے ۱۸ ستمبر کو ایک کمیشن نے جس کے صدر حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ہیں۔ امتحان لیا۔ بارہ مولوی فاضل نوجوان شریک ہوئے۔ فیصلہ محفوظ رکھا گیا ہے ٭

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بسلسلۂ تبلیغ لائل پور روانہ کئے گئے ہیں ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا میں اثر

"جیسا اثر دُعا میں ہے۔ ویسا اور کسی شے میں نہیں ہے۔ مگر دُعا کے واسطے پُورا جوش معمولی باتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض دفعہ دُعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہاں مُشکلات کے وقت دُعا کے واسطے پُورا جوش دِل میں پیدا ہوتا ہے۔ تب کوئی خارق عادت ظاہر ہوتا ہے ٭

خُدا کی رحمت سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے اِذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی۔ خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ نا امید ہونے والا بُت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے" (الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بچہ سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد علی از فیض اللہ چک ۔

۲۔ مجھے عنقریب امپریل فارسٹ کالج کے فائنل امتحان میں شریک ہونا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار اللہ داد خاں۔ احمدی از ڈیرہ دون ۔

۳۔ خاکسار عرصہ سے بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب رفع مشکلات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد حسین صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری

۴۔ میرے خسر صاحب اور میرا لڑکا کئی روز سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار فقیر احمد از جالندھر چھاؤنی۔

شکریہ احباب

میرا لڑکا عزیزی ناصر ۵ ستمبر کو انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جن جن دوستوں نے اس کی بیماری میں دعائیں۔ اور وفات پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ مولا کریم ان کو نیک جزا دے۔ آمین۔ خاکسار ڈاکٹر احمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر ۔

اعلان نکاح

رابعہ بیگم بنت منشی قائم علی صاحب مرحوم کا نکاح مبلغ دو صد مہر پر منشی عبدالرحمن صاحب ولد منشی غلام محی الدین صاحب سکنہ دولت پور ضلع سیالکوٹ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۶ ستمبر کو پڑھا

خاکسار عبدالرحمن - از لاہور ۔

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے لڑکا عطا کیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز کرے۔ خاکسار محمد حسین احمدی۔ از شملہ ۔

۲۔ برادرم مولوی محمد اسد علی صاحب بی۔ اے کلکتہ کے ہاں ۲۰ اگست لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید کریم بخش کسٹم ہاؤس کلکتہ۔

۳۔ ۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار محمد شمس الدین۔ بھاگل پوری۔ قادیان

۴۔ بھائی عبدالرحمن صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب بچہ کی درازیٔ عمر۔ نیک بخت اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ۔ ای۔ احمد۔ احمدی از ساتان کولم۔ جنوبی ہند ۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ جولائی مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فیض بخش ڈیرہ غازی خاں

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ صاحبہ ۲۳ اگست فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد خاں۔ گوگیرہ ضلع منٹگمری ۔

۲۔ میرے خسر حافظ امام الدین صاحب گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ ۵ ستمبر انتقال کر گئے۔ دوست ان کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں

خاکسار محمد عبداللہ۔ ڈیرہ بابا نانک ۔

مولوی غلام رسول صاحب کو اطلاع

۲۴-۲۵ ستمبر کو شملہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوگا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی ظہور حسین صاحب مرکز سے جائیں گے۔ مولوی غلام رسول صاحب جہاں کہیں ہوں مطلع رہیں۔ اور ۲۱ ستمبر تک قادیان پہونچ جائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان ۔

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

تمام انجمن ہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر انجمن اپنے افراد (مرد و زن) کی ایسی فہرست تیار کرے۔ جس میں ہر شخص کے متعلق یہ درج ہو۔ کہ وہ ۸ اکتوبر یوم التبلیغ کس طرح تبلیغ میں مصروف رہے گا۔ اور ان فہرستوں کی ایک نقل بہت جلد دفتر دعوت و تبلیغ میں بھجوا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو نہایت مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس اہم فرض کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

میاں محمد یوسف صاحب بار ایٹ لا کی خدمات کا اعتراف

سری نگر۔ ۱۵ ستمبر۔ غلام حسین صاحب حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں:۔

میاں محمد یوسف صاحب بی۔ اے علیگ۔ سکرٹری شیخ محمد عبداللہ صاحب قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آج علی گڑھ کے لئے روانہ ہو گئے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب۔ دیگر لیڈران کشمیر اور ہزارہا مسلمانوں کے ساتھ آپ کی مشایعت کے لئے جمع ہو گئے۔ روانگی سے قبل میاں محمد یوسف صاحب نے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ۔

یوم التبلیغ کیلئے ٹریکٹ

ایک مکمل مضمون سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں قریباً ۲۴ صفحہ پر یکم اکتوبر کے مصباح میں شائع ہوگا۔

تجویز یہ ہے۔ کہ یہ مصباح اتنا زائد چھپوا لیا جائے۔ جتنا اس کی مانگ ہو۔ تا آٹھ اکتوبر یوم التبلیغ گفتگو کے بعد مناسب اشخاص کو یہ بطور تحفہ دیا جا سکے۔ یا جو احمدی بوجہ کسی عذر معقول یا بیماری کے زیادہ وقت نہ دے سکیں۔ تو وہ ٹریکٹ تقسیم کر کرا سکیں۔

قیمت فی پرچہ معہ محصول ڈاک ۲ پیسے ہے۔ ایک روپیہ کے آٹھ۔ ایک روپیہ سے کم بذریعہ وی۔ پی نہ منگوائے جائیں۔ ہاں ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔ اگر ٹکٹوں کے ساتھ ان اصحاب کے مکمل پتے بھجوا دیں۔ جن کو یہ ٹریکٹ بھیجنا ہو۔ تو یہیں سے وہ پرچے بھیج دیئے جائیں گے ۔

خواتین سلسلہ احمدیہ اور مصباحی بہنوں کو خصوصیت سے توجہ کر کے یکم اکتوبر کے مصباح کی اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد تعداد مطلوبہ سے اطلاع دے دیں۔ کیونکہ پھر بعد میں زیادہ نہیں چھپوایا جا سکے گا ۔

مینیجر اخبار "مصباح" قادیان ضلع گورداسپور

ہندو اور مسلمان آپس میں کیوں جھگڑتے ہیں

مندرجہ بالا عنوان سے خاکسار نے محض ہندوؤں میں تبلیغ کی غرض سے ایک ٹریکٹ عمدہ کاغذ پر اور عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ حجم باریک خط کے آٹھ صفحات ۔

اس میں ہندو مذہب اور اسلام کا ایک اصل سے ہونا دکھایا گیا ہے۔ سورج بنسی۔ چندر بنسی کی تحقیق - اخیر میں ہندوؤں کے تمام فرقوں کو یکجائی طور پر دعوت اسلام دی گئی ہے۔ اور نہہ کلنک اوتار کی آمد کا اعلان کیا گیا ہے۔ قیمت فی ٹریکٹ ... جو اصحاب ۱۰۰۔ ٹریکٹوں یا پچاس ٹریکٹوں کے بنڈل منگوائیں گے ان سے ایک روپیہ آٹھ آنے۔ اور بارہ آنے قیمت لی جائے گی قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ ۵۰۰۔ ٹریکٹ ڈمی کاغذ پر بھی چھپوایا گیا ہے۔ جو بڑے آدمیوں کو تحفہ دینے کے لئے ہے۔ ان کی قیمت دو روپے سینکڑہ کے حساب سے آنی چاہیئے۔

قلیل التعداد اور غریب جماعتیں صرف محصول ڈاک بھیجکر بیس ٹریکٹ تک مفت منگوا سکتی ہیں ۔ خاکسار نعمت اللہ خاں گوہر بی۔ اے قادیان

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

ایک اسلامیہ ہائی سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو بی اے۔ بی۔ ٹی ہو درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق لوکل سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۵ ستمبر ۳۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

180

الفضل

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

گاندھی جی ہندو دھرم رکھشک کی شکل میں

گاندھی جی کی خودکشی مذہبی نقطہ نگاہ سے

گاندھی جی بے نقاب

حقیقت بین نگاہیں تو شروع سے ہی دیکھتی چلی آ رہی ہیں کہ گاندھی جی کی تمام سرگرمیاں ہندوازم کی حفاظت و ترقی اور ہندو قوم کی تمام دیگر اقوام ہند پر برتری اور فوقیت ثابت کرنے کے لئے وقف چلی آ رہی ہیں۔ لیکن اچھوت اقوام کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے اور ہندوؤں کے ناقابل برداشت مظالم کا تختہ مشق بنائے رکھنے کے لئے خودکشی کر لینے کا جو اعلان انہوں نے کیا ہے۔ اس نے ان کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔ اور اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ کہ موجودہ حکومت کے خلاف ان کی جنگ محض ہندو دھرم کی خاطر ہے ؀

"مذہبی آدمی"

وزیر ہند اور وزیر اعظم کے ساتھ ان کی جو خط و کتابت شائع ہوئی ہے۔ اور جس میں انہوں نے ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر لینے یا حکومت کے فرقہ وار اعلان میں حسب منشا تغیر کرا لینے کا اعلان کیا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے آپ کو سیاسی لیڈر کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ "مذہبی آدمی" کی پوزیشن میں پیش کیا ہے۔ اور اپنے اس "انتہائی فیصلہ" کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے۔ کہ "میری رائے میں اچھوت اقوام کے لئے جداگانہ انتخاب ہندو دھرم کے لئے مضرت رساں ہے۔" اور صاف طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ اچھوتوں کا جداگانہ انتخاب سیاسی پہلو سے بے شک اہم ہے۔ مگر مذہبی اور اخلاقی پہلو کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔" بالآخر یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ "میرے نزدیک یہ معاملہ خالص مذہبی حیثیت رکھتا ہے۔"

ہندو دھرم کی حفاظت کا طریق

گویا گاندھی جی سیاسیات کے میدان سے نکل کر اور سیاسی بہروپ کا نقاب اتار کر کھلم کھلا ہندو دھرم کے رکھشک اور محافظ کے فرائض سرانجام دینے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائگی کے لئے بقول ان کے جو طریق ان کے دھرم نے انہیں بتایا۔ اس پر کاربند ہو رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وزیر اعظم کو جو خط لکھا۔ اس میں تحریر کیا:-

"افسوس کہ مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ مگر میں مجبور ہوں۔ چونکہ میں مذہبی آدمی ہوں۔ اور اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ میرے لئے سوائے اس طریق کے اور کوئی طریق نہیں رہا۔ جس پر عمل کر سکوں۔"

گویا انہوں نے خودکشی کا جو طریق اختیار کرنا چاہا ہے۔ وہ ان کا خود ایجاد کردہ نہیں۔ بلکہ ان کے اسی دھرم کا بتایا ہوا ہے۔ جس کی خاطر وہ اپنی "عزیز جان" گنوا دینا چاہتے ہیں۔ اور جن حالات میں وہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ ان میں اس دھرم کی یہی تعلیم ہے۔ جس کا انہوں نے اعلان کیا ہے ؀

گاندھی جی ہندوؤں کی نگاہ میں

اگرچہ گاندھی جی کے اپنے بیانات ہی یہ ثابت کرنے کے لئے بالکل واضح ہیں۔ کہ وہ اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد سمجھتے ہیں۔ جو ہندو دھرم کی حفاظت اور اس کی ترقی ہے۔ اور اسی کی خاطر وہ خودکشی تک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ان کی اس کاش گوئی کے بعد ہندو قوم نے جس گرمجوشی اور تپاک کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور ان کو جو عجیب و غریب درجہ دیا جا رہا ہے۔ اس کا بھی مختصراً ذکر کر دیا جائے ؀

گاندھی جی کا پرم دھرم

اخبار "ملاپ" (۱۶ ستمبر) لکھتا ہے:-

"گاندھی جی نے اس بار جو مسئلہ شروع کیا ہے مسلمان اس مسئلہ میں کہیں بھی نہیں ہیں۔ اس بار وہ ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ ہندو دھرم کی حفاظت ان کا پرم دھرم ہے۔" الفاظ بالکل صاف ہیں۔ اور صفائی کے ساتھ بتا رہے ہیں کہ گاندھی جی نے سیاسیات کو لات مار کر ہندو دھرم کی حفاظت کے لئے سر توڑ نہیں۔ بلکہ جان ہار کوشش شروع کر دی ہے ؀

گاندھی جی ہندوؤں کے ایشور کی حیثیت میں

گاندھی جی کی اس پوزیشن کو اور زیادہ اہم بناتے ہوئے حتےٰ کہ انہیں اپنا "ایشور" قرار دیتے ہوئے اس اعلان کے ساتھ کہ "کمیونل اوارڈ ہمارے ایشور کو ہلاک کرنے والا ہے!" مسٹر سی۔ ایس۔ رنگا آئر نے لیجسلیٹو اسمبلی میں جو تقریر کی۔ اس میں کہا:-

"سری کرشن نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی دھرم کا ناش ہوتا ہے۔ اور سنسار میں پاپ پھیلتا ہے۔ تو میں اس سنسار میں اگر منش ماتر کی سہائتا کرتا ہوں۔ ہم مہاتما گاندھی کے تئیں اسی طرح اپنی شردھا کا اظہار کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پرماتما کے حکم سے منش ماتر کی سہائتا کے لئے آئے ہیں۔ اور آج نہایت ہی موزوں اور شاندار طریقہ سے ہمارے رشیوں کے حکم کو مانتے ہوئے۔ اور دیوتاؤں کے عقیدہ پر کاربند ہوتے ہوئے مہاتما گاندھی نے اپنے اوپر ایک ایسے فیصلہ کے خلاف اپنی جان تک لڑا دینے کا برت دھارن کیا ہے۔"

یہ وہ انتہائی اظہار عقیدت ہے۔ جو ہندو اپنی مذہبی روایات کی بنا پر کسی انسان کے متعلق کر سکتے ہیں۔ اور جس کی تائید اسمبلی کے ہندو ممبروں نے فقرہ فقرہ پر نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے کی اور اب ہندو اخبارات ہندوستان کے طول و عرض میں اس کی تشہیر کر رہے ہیں ؀

غلط فہم لوگوں کی دل شکنی

گاندھی جی کے اپنے بیانات اور ساری کی ساری ہندو قوم کی ان کے متعلق اس رنگ میں اظہار عقیدت ان لوگوں کے لئے بلاشبہ حیرت انگیز بلکہ دل شکن ہو گی۔ جو یہ سمجھے ہوئے تھے۔ کہ گاندھی جی کی تمام سرگرمیاں ہندوستان کی سیاسی ترقی کے لئے اور اس کی مختلف اقوام کی سیاسی بہتری کے لئے وقف ہیں۔ اور جو بارہا اپنی تقریروں اور تحریروں میں مذہب کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ مذہب کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ مذہب کی حفاظت اور اس کے احترام کے قیام کے لئے کوئی مطالبہ پیش کرنا وطن فروشی اور ملک و ملت سے غداری ہے ؀

ہمیں کوئی اعتراض نہیں

لیکن ہم جو شروع سے ہی یہ جانتے ہیں۔ کہ گاندھی جی اور ان کے تمام چھوٹے بڑے ہندو پیرووں کی غرض و غایت محض ہندو ازم کے لئے غلبہ اور فوقیت حاصل کرنا ہے۔ اور اس دقت

جانتے ہیں۔ جبکہ گاندھی جی نے کہا تھا۔ کہ وہ ہندوستان سے گئوکشی کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ اور اس کے لئے اگر انہیں تلوار بھی چلانی پڑی۔ تو اس سے دریغ نہ کریں گے۔ ہمیں نہ تو کوئی حیرت ہے۔ اور نہ ہم اس پر کوئی اعتراض کرنا چاہتے ہیں:۔

ہر شخص کا حق

ہمارے نزدیک ہر شخص کا یہ حق ہے۔ کہ جس مذہب کو وہ سچا یقین کرے۔ اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے کوشش کرنا بھی اپنا فرض سمجھے۔ حتیٰ کہ اس غرض کے لئے اگر ضرورت ہو۔ تو جان تک لڑا دے۔ جب دنیا کے معمولی معمولی مقاصد کے لئے جان کی پرواہ نہ کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ مذہب جو دین و دنیا دونوں کی سب سے بہترین چیز ہے۔ اس کے لئے اگر جان دینے کی ضرورت پیش آئے۔ تو نہ دی جائے۔

گاندھی جی کا رویہ عقل و دانش کی کسوٹی پر

پس اس پہلو سے تو ہمیں گاندھی جی کے متعلق کوئی اعتراض نہیں۔ وہ بڑی خوشی سے ہندو دھرم کی رکھشا کو اپنا "پرم دھرم" بتائیں۔ اور بڑی آزادی کے ساتھ اس کے لئے جو طریق چاہیں اختیار کریں۔ ہندوؤں کو بھی حق ہے۔ کہ انہیں کرشن کا اوتار اور اپنا ایشور وغیرہ جو چاہیں۔ کہیں۔ البتہ یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ گاندھی جی نے جو طریق اختیار کرنا چاہا ہے۔ اور انہیں جو کچھ بنایا جا رہا ہے۔ وہ عقل و دانش کے کہاں تک مطابق ہے:۔

صریحاً خودکشی

اس لحاظ سے سب سے پہلی بات جو دیکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے۔ کہ گاندھی جی نے فاقہ کشی کے ذریعہ جان دینے کا جو اعلان کیا ہے۔ وہ صریحاً خودکشی ہے۔ اور اسے خودکشی کے سوا اور کوئی نام دیا ہی نہیں جا سکتا۔ خودکشی کیا ہوتی ہے۔ یہی کہ ناامیدی اور ناکامی کے آگے گر کر اور یہ سمجھ کر کہ اب کوئی صورت حصول مقصد کی باقی نہیں رہی۔ اپنے ہاتھوں اپنی جان ضائع کر دینا اور گاندھی جی بقول خود ایسا ہی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اپنے خط بنام وزیر اعظم میں لکھتے ہیں:۔

"میرے لئے سوائے اس طریق کے اور کوئی طریق نہیں رہا جس پر عمل کر سکوں .... اب میں گورنمنٹ کے اس فیصلہ کو بدلوانے کا اور کوئی ذریعہ معلوم کرنے کی امید نہیں رکھتا"

ایسی حالت میں جان دے دینا خودکشی نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ ایسی صاف بات ہے۔ کہ گاندھی جی کے پیرو بھی اسے خودکشی ہی قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" ۱۵۔ ستمبر نے اس طریق عمل کے خلاف جو وجوہات پیش کی ہیں۔ ان میں سے تیسری یہ بیان کی ہے۔ کہ:۔ "خودکشی نراشا واد۔ یا

philosophy of despair

ہے۔ آریہ یا ہندو نراشا وادی (مایوس) نہیں ہو سکتے"

خودکشی قابل مذمت فعل ہے۔

گویا اس میں کوئی شک ہی نہیں۔ کہ گاندھی جی نے خودکشی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور خودکشی نہ صرف ہر انسانی سوسائٹی میں بلکہ تمام مذاہب میں نہایت ہی قابل نفرت اور قابل مذمت فعل ہے اسلام میں تو اس کی سخت ممانعت ہے۔ یہاں تک آتا ہے۔ کہ یہ ایسا جرم ہے۔ جو کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔ اس کی ضرور سزا ملے گی۔ اور تو اور خود وہ دھرم جس کی حفاظت کی خاطر گاندھی جی کھڑے ہوئے ہیں۔ جس کی بنا پر اپنے آپ کو مذہبی آزادی کہتے ہیں۔ اور جس کی خاطر جان دینا چاہتے ہیں۔ اس میں بھی خودکشی کی ممانعت ہے چنانچہ "ملاپ" (۱۶۔ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"یہ ٹھیک ہے۔ کہ خودکشی گناہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ویدک دھرم اس کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ ہمیں لڑ کر مرنے کا اپدیش دیتا ہے"

ہندوؤں کو کیا کرنا چاہیئے۔

اگر فی الواقعہ یہ ٹھیک ہے۔ تو سوال یہ ہے جس بات کی ویدک دھرم اجازت ہی نہیں دیتا۔ اور جسے گناہ قرار دیتا ہے۔ اسی کا مرتکب ہوتا ہندو دھرم کی حفاظت کیونکر کہلا سکتی ہے۔ اور کوئی ویدک دھرمی اس بارے میں گاندھی جی کی حمایت کس طرح کر سکتا ہے۔ اس صورت میں تو ہر ایک ہندو کا یہ فرض ہے۔ کہ گاندھی جی کے اس طریق عمل کے خلاف پر زور آواز اٹھائے۔ اور صاف طور پر کہدے۔ کہ وہ اس طرح ویدک دھرم کی جڑوں پر کلہاڑا رکھنے سے باز رہیں۔ آجتک ہندو مغالطہ میں پڑ کر۔ یا دوسروں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے گاندھی جی کو دنیا کا سب سے بڑا انسان اور ہندو دھرم کی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ اب اگر اسی "مہاتما" نے اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دیا۔ کہ ہندو دھرم کی اس کی نگاہ میں کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔ جو اس کے جی میں آئے۔ کر گزرتا ہے۔ خواہ ویدک دھرم کا کچھ فیصلہ ہو۔ تو ہندو کس طرح دنیا کو منہ دکھائیں گے۔ اور ویدک دھرم کو کہاں جا چھپائیں گے۔ انہیں چاہیئے جس طرح ممکن ہو۔ گاندھی جی کو ناکامی اور نامرادی کی اس موت سے بچائیں:۔

کیا ہندوؤں کے لئے مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں

لیکن حیرت ہے۔ جہاں ہندو گاندھی جی کی فاقہ کشی کو خودکشی سمجھ رہے۔ اور جہاں خودکشی کو ویدک دھرم کے خلاف بتا رہے ہیں وہاں گاندھی جی کی حمایت کرتے ہوئے یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ

"جب ہر طرف ناامیدی ہی ناامیدی ہو۔ اس وقت اسے چھپانے کی ضرورت کیا ہے۔ کیوں نہ بتا دیا جائے۔ کہ ہاں ہم ناامید ہو چکے ہیں۔ اور اب مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا"

اگر یہی بات ہے۔ تو پھر اکیلے گاندھی جی کو ہی خودکشی کی دیوی پر کیوں قربان کیا جا رہا ہے۔ کیوں نہ تمام کے تمام ہندو ان کے ساتھ ہی فاقہ کشی شروع کر دیں۔ تا جو انجام گاندھی جی کا ہو۔ وہی ان کا بھی ہو۔ صرف گاندھی جی کو قربانی کا بکرا بنانا۔ اور باقی ہندوؤں کا جو بالفاظ "ملاپ" ناامید ہو چکے ہیں۔ اور اب مرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہیں رہا۔ ان کی تقلید نہ کرنا گاندھی جی کے متعلق وفادارانہ رویہ کا ثبوت دینا نہیں۔ اور جبکہ وہ یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ

"ایک ستیہ آگرہی جب اپنے آپ کو سچائی پر سمجھے۔ اور مخالف اس کی بات نہ مانے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ بھوکا رہ کر اپنی جان دیدے" (پرتاپ ۱۴۔ ستمبر)

تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تمام کے تمام ستیہ آگرہی اپنے ایشور گاندھی جی کے اس حکم کی تعمیل میں اس کے ساتھ ہی فاقہ کشی نہ شروع کر دیں۔ زبانی طور پر گاندھی جی کو تمام دنیا کے انسانوں سے برتر قرار دینا بہت آسان ہے۔ ہندو دھرم کا رکھشک اور محافظ بتانا بھی مشکل نہیں۔ حتیٰ کہ خالی اخلاص اور عقیدت کو یہاں تک بھی بسہولت وسیع کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کہدیں گاندھی جی کو ہندو ایشور اور پرماتما کا اوتار سمجھتے ہیں۔ مگر عملی طور پر ان کو کچھ وقعت دینا بہت مشکل ہے۔ کہاں ہیں وہ ہندو جو آج کل حکومت کو مرعوب کرنے کے لئے گاندھی جی کو اپنا ایشور بنا رہے۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ پرماتما نے ان کو نشٹ ماتر کی سہائتا کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ کیوں وہ ان کی تقلید میں فاقہ کشی کر کے جان دینے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اور کیوں ان کے اس حکم کی تعمیل نہیں کرتے۔ کہ ستیہ آگرہی کی جب کوئی بات نہ مانے۔ تو وہ بھوکا رہ کر جان دیدے:۔

ہندوؤں کی غرض

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے حتیٰ کہ اس دھرم کے بھی خلاف ہے۔ جس کی حفاظت کے نام سے گاندھی جی فاقہ کشی کرنا چاہتے ہیں۔ بہت سے اہل الرائے۔ اور سرکردہ ہندوؤں نے اس کے خلاف اظہار رائے بھی کیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے چونکہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کو اپنے آگے جھکائیں۔ اور ان کی غرض یہ ہے۔ کہ اس ڈھونگ کے ذریعہ کم از کم اچھوتوں کے گلے میں اپنی غلامی کا پھندا ڈالے رکھیں۔ اس لئے گاندھی جی کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور حکومت کو طرح طرح سے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ گاندھی جی اگر مر گئے۔ تو اور کون زندہ رہے گا۔ کبھی کہتے ہیں۔ اگر گاندھی جی کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ تو حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کو کس قسم کی تحریک سے واسطہ پڑ سکتا ہے اگر مہاتما جی مر گئے۔ تو ان کی موت کے ساتھ برطانیہ کے ساتھ تعلقات کی بھی موت واقعہ ہو جائے گی۔ اب دیکھنے کے قابل یہ بات ہے۔ کہ ہندو اس کرتب کے ذریعہ حکومت کو جھکا سکتے ہیں۔ یا حکومت ان کے اس حربہ کو بھی بیکار ثابت کر سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں باتیں تو کچھ اور بھی کہنے کے قابل ہیں۔ لیکن مضمون طویل ہو گیا۔ اس لئے بقیہ حصہ آئندہ پر ملتوی کیا جاتا ہے:۔

احمدیت سے متعلق مضمون

181

قُوٓا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡکُمۡ نَارًا

اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ

(از محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ۔ بی۔ اے۔ بنت جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ بی۔ اے)

بہت بڑا فریضۂ اسلام

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک بہت بڑا رکن ہے۔ یہ اتنا اہم فریضہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر یعنی جو شخص عمداً تارک نماز ہوتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ نماز کیا ہے۔ نماز خدا تعالےٰ اور بندہ کے درمیان تعلق پیدا کرنے والی زنجیر ہے۔ اگر کوئی اس زنجیر کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس نہیں رہتا۔ نماز کا یہ رتبہ اس کی شان کے عین مطابق ہے۔ بھلا وہ حقیر بندہ جو ہر لحہ خالق کل کے فضلوں کا محتاج اور اس کی نصرت و تائید کا حاجت مند ہے اگر اپنے آپ کو اس قدر بے پرواہ اور مغرور بنا لیتا ہے۔ کہ اپنا سر نیاز خالق اور مالک کے حضور نہیں جھکاتا۔ تو وہ یقینی طور پر یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کے دل پر کامل تاریکی چھا گئی ہے۔ اور اب وہ مومن کہلانے کا مستحق نہیں رہا۔ بلکہ انسانی صفات بھی اس سے دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یاد رہے۔ کہ ایمان ایک بیج ہوتا ہے جو ہر انسان اپنے دل میں بوتا ہے۔ اور اعمال صالحہ وہ پانی ہے جو اس بیج کو نشوو نما دیتا ہے۔ وہ شخص جو صرف بیج بو کر خوش ہو جاتا ہے اور پانی دینے کی فکر نہیں کرتا۔ کب پھل حاصل کر سکتا ہے۔ بعینہٖ یہی حال اس شخص کا ہے جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان ظاہر کرتا ہے لیکن اعمال صالحہ میں سے سب سے بڑا۔ اور اہم عمل یعنی نماز ادا نہیں کرتا۔ یا کرتا ہے۔ تو قاموا کسالیٰ کا مصداق بنکر وہ کب قرب الٰہی اور جنت النعیم کو حاصل کر سکتا ہے۔ بس نماز کی ادائیگی ایک بہت بڑا فریضۂ اسلام ہے۔ اور اسلام ہر مرد و عورت کو حکم دیتا ہے۔ کہ وہ کم از کم پانچ وقت یومیہ اپنے آپ کو آستانہ الوہیت پر جھکائے ؂

نماز کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جملہ عبادات میں سے سب سے زیادہ زور نماز پر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں الصلوٰۃ معراج المومن یعنے نماز مومن کا معراج ہے۔ نیز فرماتے۔ نماز ایسی عبادت ہے جس میں بندہ اپنے خدا سے ہمکلام ہوتا ہے۔ آپ کو نماز سے اس قدر محبت تھی۔ کہ فرض نماز تو خیر فرض ہے ہی نوافل نمازیں بھی آپ اس قدر پڑھتے۔ کہ تا دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ اور آپ فرماتے جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ کسی نے آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ تو پاک اور خدا کے مقرب اور پیارے بندے ہیں۔ پھر آپ اتنی نمازیں کیوں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً کیا میں خدا تعالےٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں روایت میں آتا ہے۔ کہ دنیا کو چھوڑتے ہوئے آخری فقرہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا۔ وہ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم تھا یعنی اے میری امت کے لوگو! نماز اور غلاموں کے بارے میں جو تعلیم میں نے دی ہے اسے فراموش نہ کرنا۔ قرآن کریم میں بھی نماز پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور متعدد آیتیں اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئیں ؂

نماز کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ انسان ہر لغو و مکروہ کام سے اجتناب کر سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر لیکن وائے افسوس ان پر جو باوجود سمجھنے بوجھنے کے اس سے تغافل برتیں

طبقۂ النسواں سے خطاب

اے طبقۂ النسوان! آج کل جہاد اور دینی خدمت کے دن ہیں کشتیٔ اسلام بھنور میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور اسے بچانے کے لئے ہر مرد و عورت کی خدمت کی ضرورت ہے۔ اگر اس وقت ہم نے اپنی کاہلی اور سستی دور نہ کی۔ تو سے

پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

وہ کام جو سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے سپرد کر گئے ہیں۔ اسے سرانجام دینا ہمارا فرض اولین ہے لیکن یہ کام کوئی معمولی کام نہیں۔ کیونکہ اس وقت ہمیں دنیا کو فتح کرنا ہے۔ ہمارے پاس کوئی ظاہری سامان نہیں۔ دنیاوی لحاظ سے ہم بالکل تہی دست ہیں۔ اور بالمقابل ہمارے مخالف ہر طرح کے ساز و سامان سے مسلح ہیں۔ اگر ہمیں اس وقت کسی کا سہارا ہے۔ تو اس خدائے واحد کا۔ جس کا پیغام لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں اور یہ کوئی معمولی سہارا نہیں۔ بلکہ سب سے بڑا اور سب سے مضبوط سہارا یہی ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو اس کی مدد اور نصرت کی مستحق بنائیں۔ ہمارا یہ سمجھنا۔ کہ زبان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے حضور بیعت کر کے ہم خدا تعالےٰ کے افضال کی مستحق ہو سکتی ہیں۔ سخت غلطی ہے۔ بیعت تو صرف وعدہ ہے۔ اصل کام اس وعدہ کو پورا کرنا ہے۔ خیال کریں۔ کہ ہم کسی سے مدد دینے کا وعدہ کرتی ہیں۔ لیکن اس وعدہ کا ایفا نہیں کرتیں۔ تو کیا ہمارا محض وعدہ اس کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر دنیاوی معاملات میں صرف وعدہ کسی کام کا نہیں۔ تو پھر دینی امور میں ہم کس طرح امید رکھ سکتی ہیں۔ کہ صرف وعدہ کرنے سے ہم خدا تعالےٰ کے فضلوں کی وارث بن جائیں گی۔ صرف زبان سے بات کہہ دینا تو کوئی مشکل امر نہیں اصل چیز تو دل کی تڑپ اور قربانی کی روح ہے۔ احمدیت ہم سے ایک قربانی چاہتی ہے۔ جس کے بعد ایک تازہ اور پاک زندگی بخشتی ہے۔ اب وقت بیعت تو ہم اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرتی ہیں۔ اور آئندہ ہر نیکی کے کام میں بیش از بیش حصہ لینے کا وعدہ کرتی ہیں۔ نیز وعدہ کرتی ہیں۔ کہ نماز باقاعدہ وقت پر ادا کرتی رہیں گی۔ لیکن اگر ہم ان وعدوں کو جو کہ یقیناً خدا تعالےٰ سے کئے جاتے ہیں۔ پورا نہ کریں۔ تو ہم سے زیادہ گھاٹے میں اور کون ہو سکتا ہے ؂

قربانی اور نیکی کی روح کس طرح پیدا ہو سکتی ہے

جب تک ہم اپنے آپ کو پابند نماز نہیں بنائیں۔ جب تک ہم نماز کو حقیقی طور پر دل سے ادا نہیں کرتیں۔ جب تک ہم اپنے اندر ایثار و قربانی کی روح پیدا نہیں کرتیں۔ تب تک ہمیں اپنے آپ کو خطرہ سے محفوظ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یوں تو ہر خاتون کہہ سکتی ہیں۔ کہ میرے اندر قربانی اور نیکی کی روح ہے۔ لیکن اس کا امتحان نہایت آسان ہے۔ اگر وہ باقاعدہ نماز کا التزام رکھتی ہیں۔ اور نماز کے وقت دنیاوی کام کو خواہ وہ کتنا ہی ضروری ہو۔ چھوڑ دیتی ہیں۔ اگر نماز کو خواہ کتنی ہی تکلیف میں کیوں نہ ہوں تضرع اور انکساری سے ادا کرتی ہیں۔ تو پھر ثابت ہوگا۔ کہ اگر کسی بڑی قربانی کا وقت آیا۔ تو وہ اسے کرنے میں دریغ نہیں کریں گی لیکن اگر اس قربانی کے کرنے میں تغافل برتتی ہیں۔ اور معمولی دنیاوی کاموں کے پیش آنے پر خدا تعالےٰ کو بھول جاتی ہیں یعنے نماز ترک کر دیتی ہیں۔ تو پھر یقین رکھیں۔ کہ ان کا یہ خیال

کہ ہم میں قربانی اور ایثار کی روح ہے۔ محض یہ بنیاد ہے ؂

خدا تعالےٰ سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے

اگر ہمیں دنیا میں کچھ کرنا ہے۔ اگر ہمارے اندر اسلام کا ذرہ بھر بھی درد ہے۔ اگر ہمیں اپنے بیعت کے الفاظ کا کچھ بھی پاس ہے۔ تو ہمیں نماز کا پابند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نماز ہی خدا تعالےٰ کی رحمت کو جوش میں لاتی ہے۔ اگر کوئی سوالی ہمارے آگے دن میں پانچ دفعہ سوال کرے۔ تو یقیناً ہمارے دل میں اس کے لئے رحم پیدا ہو جائیگا۔ اور ہم اسے کچھ دینے پر مجبور ہو جائینگے اگر خدا نے ہمارے دل میں رحم رکھا ہے۔ تو کیا اس کو ہم سے اتنی بھی ہمدردی نہ ہوگی جتنی کہ ہمیں ایک دن میں پانچ دفعہ سوال کرنے والے سوالی سے ہوتی ہے یقیناً یقیناً خدا تعالےٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ اگر ہم اس کے فضلوں کے طالب ہوں۔ تو وہ ضرور ہم پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیگا۔ وہ خود اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھ سے طلب کرو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ لیکن ساتھ ہی فرماتا ہے۔ ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم۔ اگر تم اپنے رب کو نہ پکارو۔ تو اسے تمہاری کیا پرواہ ہو سکتی ہے پس یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا فضل ہم پر اسی وقت نازل ہوگا جبکہ ہم اپنے آپ کو اس کے قابل بنائیں۔ اور اس کے فضل کے خواہشمند ہوں ؂

قرب الٰہی کا پہلا زینہ

خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے پہلا لیکن سب سے اہم زینہ نماز ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ نماز کی حقیقت سمجھ کر اس کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں اور دعاؤں کے قوی اور مضبوط ہتھیار سے اپنے آپکو اس طرح مسلح کرلیں۔ کہ کوئی روک ہمارے سامنے کھڑی نہ رہ سکے۔ اور ہم خدا کے حضور اپنے فرض سے سبکدوش اور سرخرو حاضر ہوں:

احمدی مردوں کی توجہ کے قابل امر

نماز کے متعلق احقرہ نے مصباح مورخہ ۱۵ جولائی ۳۲ء میں بھی ایک مضمون دیا تھا۔ لیکن اس مضمون سے عاجزہ کا اصل مقصد اور مدعا اپنی جماعت کے محترم مردوں کی توجہ ایک نہایت ضروری فرض کی طرف مبذول کرانا ہے۔ گو اس طرح چھوٹا منہ اور بڑی بات کی مصداق ٹھہرتی ہوں۔ عورتوں کا نماز کے متعلق لاپرواہی برتنے میں مردوں کا بھی بہت ساحصہ ہے۔ اگر ہر مرد اس بات کا تہیہ کرلے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نماز کا پورا پابند بنائے گا۔ تو کوئی عورت نمازوں میں سست نہ رہے۔ دوسروں کے کہنے کا عورتوں پر اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا خاوند اور باپ بھائیوں کے کہنے کا ہوتا ہے۔ اگر ہر مرد اپنی بیوی بہو اور بیٹیوں کو نماز کی طرف رغبت دلائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نماز ادا نہ کریں۔ چونکہ قریبی رشتہ کے مرد ہر وقت اپنے گھروں کی عورتوں کے پاس رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو بیٹھتے اٹھتے۔ چلتے پھرتے نماز کی ترغیب دلا سکتے ہیں۔ آخر عورت کا دل کوئی پتھر تو نہیں جس پر اثر نہ ہو سکے۔ آہستہ آہستہ ان کو خود ہی رغبت ہو جائیگی۔ ابتداً اگر جبر بھی کرنا پڑے۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ نماز کی اصلیت و فوائد کو نہ سمجھنے کی وجہ سے وہ نماز باقاعدہ ادا نہیں کرتیں چند دن کہہ کر پڑھانے کے بعد ان کو خود نماز کی لذت محسوس ہونے لگ جائے گی۔ اور پھر ان کو کہنے اور یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ سکولوں میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض طالب علموں کا ایک مضمون کے متعلق مذاق نہیں ہوتا۔ لیکن چند دن جبراً پڑھنے کے بعد ان کا دل خود بخود اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور وہ ان کا فیورٹ سبجکٹ بن جاتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ سکولوں میں تو یہ طریق مفید ثابت ہو لیکن اس معاملہ میں مفید نہ ہو۔ اصل بات یہ ہوتی ہے۔ کہ نماز ترک کرنے سے وہ خدا تعالےٰ سے دور جا پڑتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان کو خدا تعالےٰ کی ملاقات کے لطف کا پتہ ہی نہیں رہتا۔ لیکن جس وقت وہ اس لطف سے آگاہ ہوتی ہیں۔ تو ان کا دل خود بخود اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ آپ ان کو جو اس لطف سے ناآشنا ہیں۔ آشنا کریں۔ اور اس کام کو توجہ سے کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کی ہمت تو ضرب الامثال کے طور پر بیان کی جاتی ہے ؎

"ہمت مرداں مدد خدا"

اگر آپ ہمت کریں۔ تو یہ مشکل نہایت آسانی سے حل ہو سکتی ہے ؂

شاید آپ لوگوں کو اس نقص کا پوری طرح علم نہ ہو لیکن ہم اس کا کافی مشاہدہ کر چکی ہیں۔ طبقہ نسواں کی یہ حالت دیکھ کر میرے دل میں ایک بے چینی اور قلق ہے۔ اور دل تڑپتا ہے۔ کہ ہمارا طبقہ کہیں سہل انگاری سے نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہ جائے۔ سو اس بے چینی سے مجبور ہو کر آپ کو اس خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہوں۔ جس نے آپ کو عورتوں کا محافظ بنایا ہے۔ کہ آپ ان کی فلاح و بہبودی کی طرف متوجہ ہوں اللہ تعالےٰ صاف طور پر قرآن مجید میں فرماتا ہے الا اصحاب الیمین فی جنٰت یتساءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین۔ یعنے قیامت کے روز جنتی مجرموں سے پوچھیں گے۔ کہ تم کو کس چیز نے دوزخ میں داخل کیا۔ وہ جواب دیں گے۔ کہ ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے ؂

اگر تارک نماز کے لئے اللہ تعالےٰ نے دوزخ تیار کی ہے۔ تو پھر ہر تارک نماز بلا امتیاز تذکیر و تانیث دوزخ کا منہ دیکھے گا ؂

مردوں کا فرض

اللہ تبارک و تعالےٰ سورۃ التحریم میں فرماتا ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم نارا یعنے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے اہل وعیال کا بچانا مردوں کا فرض قرار دیا ہے۔ ان کو اپنے اس فرض کی طرف خود بخود متوجہ ہونا چاہیئے۔ لیکن بعض جگہ معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ میرا عینی مشاہدہ ہے۔ کہ بعض ایسے اشخاص کی بیوی بہو بیٹیاں نماز سے تغافل برتتی ہیں۔ جو خود نہایت دیندار اور پابند احکام دین ہیں۔ اور ان کا یہ رویہ مردوں کے لئے نہایت ہی قابل افسوس اور موجب ذلت ہے۔ سو اے محترم اصحاب! جس طرح آپ ان کی خوشنودی اور بہتری کے لئے اور سامان مہیا کرتے ہیں۔ جس طرح آپ ان کی جسمانی زندگی کے لئے رزق مہیا کرتے ہیں۔ جس طرح آپ ان کو سونے چاندی کے زیورات سے مزین کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ ان کی روحانی زندگی اور ان کے دینی زیورات کا بھی خیال رکھیں۔ ان کو نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کی عادت ڈالنا اور ان کی دینی حالت کو اچھا کرنا۔ عمدہ کپڑے پہننے۔ اور قیمتی زیورات دینے سے بدرجہا بہتر ہے ؂

احمدی بھائیوں سے گزارش

آخر میں تمام احمدی بھائیوں سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت اس نیکی کے کام میں ضرور لگائیں۔ ہم بے کس و بے بس طبقہ نسواں کی دعائیں لیں۔ اور خدا سے اجر عظیم کے مستحق ہوں ؂

کیا میں امید کر سکتی ہوں۔ کہ مجھ ناچیز کے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کچھ اثر پیدا کریں گے؟

دعاء

مضمون ختم کرنے سے پہلے میں اپنے خالق و مالک کے حضور دعا کرتی ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے محسن آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری غلطیوں کی پردہ پوشی کرے۔ ہمیں ہر نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اپنی سستیوں کو دور کر سکیں۔ ہم میں ایثار و قربانی کی روح پھونک دے۔ اپنے فضلوں کی بارش ہم پر برسائے۔ اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس کے حضور جنت کی وارث ہو کر جائیں

آمین ثم آمین

تمدن اسلام

اسلام اور مدنیت

(۲)

اسلام اور مدنیت کے عنوان کے ماتحت ایک گزشتہ پرچہ میں لارڈ کرومر کے نامعقول اعتراض کا جواب عقلی ونقلی دلائل کے رو سے دیا گیا ہے۔ آج واقعات کی رو سے اسکی تردید کی جاتی ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ جس قوم اور مذہب کے متعلق آج یورپ کے متعصب مصنفین یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ اس میں مدنیت کا شائبہ تک نہیں۔ وہی دراصل دنیا میں مدنیت کا بانی اور معاشرت کا موجد ہے۔ اور یورپ نے اسی سے تمدن ومعاشرت اور علوم وفنون سیکھے ہیں۔ اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے سپین کی تاریخ پر ایک اجمالی نظر ڈال لینا ہی کافی ہوگا۔

اسلام سے قبل سپین کا نقشہ

مسلمانوں سے قبل ہسپانیہ کی حالت حد درجہ ناگفتہ تھی۔ باہم جدال وقتال کا سلسلہ ایک لامتناہی صورت اختیار کر چکا تھا جس سے ملک کا امن وامان تباہ ہو گیا تھا۔ حکومت نے ہر دستکاری پر اتنے بھاری محصولات لگا رکھے تھے۔ کہ بتدریج صنعت وحرفت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور صناع وکاریگر حکومت کی سختیوں سے تنگ آکر ہر قسم کا کاروبار ترک کر چکے تھے۔ یہی حال تجارت اور زراعت کا تھا۔ گرانقدر ٹیکسوں نے تجارت کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔ اور زراعت کا کام عام طور پر زرخرید غلاموں سے لیا جاتا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ان لوگوں سے اس امر کی توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اس میں کسی قسم کی ترقی کریں۔ اس لئے زراعت بھی تباہ ہو چکی تھی۔ حکومت کی سخت گیریوں کی وجہ سے راعی اور رعایا کے تعلقات حد درجہ کشیدہ ہو چکے تھے۔ اور عام طور پر بغاوتیں برپا ہوتی رہتی تھیں۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں انسان تہ تیغ کر دیئے جاتے۔ دولتمند اور امراء لوگ غرباء کے ساتھ جو چاہتے سلوک روا رکھتے۔ کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔

اسلامی مقبوضات کی حالت

سپین سے ملحقہ علاقہ جات شمالی افریقہ اور طرابلس الغرب وغیرہ میں اس وقت مسلمانوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی جنہوں نے ان خطوں کو جنت الارض کا نمونہ بنا دیا تھا۔ رعایا خوشحال اور فارغ البال تھی۔ اور ہر قسم کے علوم وفنون ترقی پر تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر ہسپانیہ سے ہزاروں لاکھوں عیسائی اور یہودی ترک وطن کر کے اسلامی حکومت کے زیر سایہ آباد ہو چکے تھے۔ ان کے علاوہ باقی آبادی میں بھی انتہا درجہ کی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا تھا۔ آخر ہسپانوی رعایا کی پیہم درخواستوں پر مسلمانوں نے اس ملک میں پیشقدمی شروع کی۔ اور اسے اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا۔

مسلمانوں کی آمد کے برکات

اسلامی تسلط کے بعد سپین میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہونی شروع ہوگئی۔ مسلمانوں نے فی الفور تمام سنگین محاصل اور گراں بار ٹیکس منسوخ کر دئیے۔ اور تشخیص محاصل کا باقاعدہ محکمہ قائم کر دیا شخصی محاصل کی بجائے زیر کاشت اراضی پر لگان مقرر کیا گیا جو مسلم وغیر مسلم سب کے لئے مساوی تھا۔ اس کی وصولی میں حد درجہ نرمی سے کام لیا جاتا۔ معذور لوگ اور مذہبی پیشوا ہر قسم کے ٹیکس سے مستثنیٰ رکھے گئے۔ اعلیٰ طبقہ کے تمام ظالمانہ حقوق کو یکسر موقوف کر دیا گیا۔ مسلمانوں نے ہسپانیہ میں زراعت کے طبعی وسائل کو ترقی دینی شروع کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ اس ملک کو ایک نہایت زرخیز خطہ بنا دیا۔ تجارت سے مسلمانوں کو چونکہ خاص شغف تھا۔ اس لئے اس ملک کی تجارت کو بھی بہت ترقی ہوئی۔ اور لوگ ہر طرح آسودہ ہو گئے۔

نظام حکومت اور بے نظیر مساوات

اس کے علاوہ امن وقیام کے لئے ضروری انتظامات کئے گئے۔ محکمہ پولیس قائم کیا۔ راستہ کے خطرات کا پورے طور پر انسداد کر کے تاجروں کے لئے آسائشیں بہم پہنچائیں۔ اور بھی مختلف محکمہ جات قائم کئے گئے۔ خلیفہ کی پوزیشن صدر اعلیٰ کی تھی۔ لیکن کاروبار کا عملی انصرام مختلف وزراء کے ہاتھ میں تھا اور ہر صیغہ ایک افسر اعلیٰ کے سپرد تھا۔ جو کاتب الدولۃ کہلاتا تھا سکرٹری آف سٹیٹ کا موجودہ عہدہ بعینہٖ اسکی نقل ہے۔ اہم صیغوں میں ایک کاتب الزمان کا عہدہ تھا۔ جس کا کام غیر مسلم رعایا کے حقوق کی حفاظت تھا۔ ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ ملکی عہدہ قابلیت کی بناء پر حاصل کرنیکے مواقع ہر شخص کو بلا تمیز مذہب وملت حاصل تھے ہاں مذہبی مناصب صرف اسی مذہب والوں کے لئے مخصوص تھے یہودی اور عیسائی سفراء غیر ممالک میں بھیجے جاتے تھے۔

مختلف صیغہ جات

چیدہ چیدہ محکمہ جات حسب ذیل تھے۔ صیغہ مال۔ صیغہ خارجہ صیغہ معدنیات عامہ۔ صیغہ تعلیم۔ صیغہ تربیت بری وبحری افواج۔ صیغہ حساب وکتاب وغیرہ وغیرہ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کا اعلیٰ افسر صاحب الاشغال کہلاتا تھا۔ اور ہسپانوی اب بھی اسے الگوازل کہتے ہیں جو عربی لفظ ہی بگڑا ہوا ہے۔ پولیس کا محکمہ قائم بذات تھا۔ عام مقدمات کی سماعت کے لئے مجسٹریٹ مقرر تھے جنہیں صاحب المدینہ یا القائد کہتے تھے۔ ہسپانوی القیبڈ کہتے ہیں۔ جنگی بیڑہ کے افسر اعلیٰ کو امیر البحر یا امیر البحر کہتے تھے۔ جسے اہل سپین امیرال اور برطانوی ایڈمیرل کہتے ہیں رات کے وقت لوگوں کے جان و اموال کی حفاظت کے لئے تنخواہ دار چوکیدار رہتے۔ جو روشنی اور کتے ساتھ لیکر رات بھر کوچہ وبازار میں گشت کرتے۔

شہروں کی حالت

عربوں نے سپین میں کئی جدید شہر آباد کئے۔ جن میں قرطبہ اموی خاندان کا پایہ تخت تھا۔ اس شہر میں نہایت عالیشان عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ آب رسانی کو قواعد حفظان صحت کے ماتحت لانے کے لئے مسقف نہریں اور بلند حوض وتالاب وغیرہ تعمیر کئے گئے مختلف مکانات اور محلات میں نہریں جاری تھیں۔ اور باغات تو عام تھے۔ اس کے علاوہ تفریح عام کا بھی نہایت معقول انتظام تھا۔ ہر شہر میں وسیع باغ موجود تھے۔ جن میں نایاب اور قیمتی پھل اور پھولدار درخت نصب کئے جاتے۔ آجکل باغات اور تفریح گاہوں میں روشیں بنانے اور دور ویہ سڑکیں قائم کر کے ان پر گملے وغیرہ رکھنے کو یورپ کی نفاست پسندی اور نظافت طبع سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن تاریخ ہسپانیہ اس امر پر شاہد ہے کہ یہ سسٹم نویں صدی میں قرطبہ میں موجود تھا۔ حالانکہ پیرس میں چودھویں اور انگلستان میں سولہویں صدی میں اس کا رواج ہؤا۔ ہر سڑک کے دونو طرف کسی قدر بلند بغلی راستے پیدل چلنے والوں کے لئے موجود تھے جنہیں اب اصطلاحاً سڑک کہا جاتا ہے

قرطبہ کی حالت

قرطبہ ۲۴ میل لمبا اور ۶ میل چوڑا تھا۔ اور اتنے وسیع رقبہ کا ہر حصہ نہایت آراستہ وپیراستہ نظر آتا تھا۔ شہر کے گرد زبردست فصیل تھی۔ جس کے باہر بھی جدید آبادی تھی۔ اور حفظان صحت وغیرہ کے لحاظ سے اسکی بھی یہی حالت تھی۔ ضروریات زندگی نہایت ارزاں تھیں۔ عام طور پر لوگ بیش قیمت لباس زیب تن کرتے اور غریب سے غریب شخص کے پاس بھی سواری کے لئے گھوڑا موجود ہوتا۔

ہمسایہ دول سے تعلقات اور زراعتی ترقی

ہمسایہ سلطنتوں کے ساتھ اتحاد کر کے دول عالم کے مابین ایک ایسا پولیٹیکل رابطہ قائم کر دیا گیا تھا۔ کہ کسی کو آسانی کے ساتھ اس میں مداخلت کا حوصلہ نہ ہو سکتا تھا۔ زراعت کو مسلمانوں نے ایک مستقل علم کی حیثیت دیدی۔ نئی نئی تحقیقاتیں اور تجربات اس سلسلہ میں کئے جاتے۔ پختہ اور خام نہریں بنوائی گئیں۔ اور آبپاشی کے وسائل کو اس قدر وسعت دی گئی۔ کہ ملک کے لوگ مالا مال ہو گئے۔ بنجر زمینوں کو بھی زرخیز بنا دیا گیا۔ اور کئی قسم کی فصلیں پیدا ہونے لگیں نیشکر۔ کپاس۔ زعفران کے علاوہ سینکڑوں لذیذ پھل وہاں پیدا ہونے لگے۔ اور یہ سب عربی مسلمانوں کی محنت اور کوشش کا نتیجہ تھا۔ پھر سپین سے ہی دیگر یورپین ممالک نے یہ علوم حاصل کئے چنانچہ انگریزی میں مختلف پھلوں اور فصلوں کے ناموں کا ماخذ عربی اسماء ہیں۔ مثلاً کاٹن قطن کا شوگر سکر کا اور سیفران زعفران کا ترجمہ ہے۔

نظارتوں کے اعلانات

گوشوارہ آمد بابت ماہ اگست وسہ ماہی اول

احباب توجہ کریں۔ ماہ اگست کا چندہ بجٹ کے مطابق نہیں رہا

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ مئی جون اور جولائی کا گوشوارہ آمد پہلے شائع ہو چکا ہے۔ مئی اور جون کا گوشوارہ ۵ جولائی ۱۹۳۲ء کو اور جولائی کا گوشوارہ ضمیمہ اخبار الفضل نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶ اگست کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اب اگست کا گوشوارہ معہ پچھلے تین ماہ کے شائع کیا جاتا ہے۔

نام ماہ	چندہ عام	چندہ حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	میزان	بجٹ کے مطابق جو آمد ہونی چاہیے تھی	کمی
مئی ۱۹۳۲ء	۳۲۰۲	۲۴۲۸	۱۱۵	۵۷۴۵	۱۳۳۳۳	۷۵۸۸
جون	۶۸۸۸	۲۷۹۹	۱۳۶	۹۸۲۳	۱۳۳۳۳	۳۵۱۰
جولائی	۸۶۱۵	۴۲۸۳	۹۶	۱۲۹۹۴	۱۳۳۳۳	۳۳۹
اگست	۶۵۴۹	۳۹۹۱	۱۱۷	۱۰۶۵۷	۱۳۳۳۳	۲۶۷۶
میزان	۲۵۲۵۴	۱۳۵۰۱	۴۶۴	۳۹۲۱۹	۵۳۳۳۲	۱۴۱۱۳

اس سے معلوم ہوگا۔ کہ بجٹ کی مقررہ کردہ رقم سے ۴ ماہ کے اندر ۱۵۹۱۳ روپیہ کی آمد میں کمی ہوئی ہے۔ بالفاظ دیگر سولہ ہزار روپیہ ۴ ماہ کے اندر اصل آمد سے کم وصول ہوا۔ اگر جماعت کی طرف سے اسی طرح غفلت اور لاپرواہی ہوتی رہی تو سال بھر میں ۴۰ ہزار کی کمی ہو جائے گی۔ جو کہ نہایت ہی تباہی ندامت اور شرمندگی کے علاوہ سلسلے کے کاموں میں روک پیدا کر دے گی۔ یا اس قرضہ کو اتارنے کے لئے جماعت کو خاص جدوجہد کرنی پڑے گی۔ پچھلے سال کا قرضہ جماعت کے ذمے ابھی پندرہ ہزار ہے۔ اور اگر اس کو ملا لیا جائے۔ تو کل قرضہ ۳۱ ہزار کے قریب بنتا ہے۔ اور ہنوز ۸ ماہ سال کے باقی ہیں۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء جو یکم ستمبر ۱۹۳۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور علیحدہ طور پر بھی جماعت کے سیکرٹریان کے نام پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ احباب کرام کی نظر سے گزرا ہوگا۔ جن الفاظ میں حضرت اقدس نے جماعت کے دوستوں کو فراہمی چندہ کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ ان سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ الفاظ پھر یاد دلاتا ہوں۔

"ہمارا فرض ہے۔ کہ جہاں ہم مخلصین کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ وہاں دوسروں (منافقین) کو گھٹانے کی کوشش کریں۔ نفاق قوم کے لئے ناسور ہوتا ہے۔ جس طرح ناسور جس جسم میں پیدا ہو جائے۔ اسے گھلاتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح نفاق بھی جس شخص یا جس قوم میں ہو۔ اسے ہلاکت کے قریب کرتا چلا جاتا ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایمان کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسے شخص کا سینہ کھل جاتا ہے۔ جب قربانی کے بعد دل میں تنگی محسوس ہو۔ اس وقت سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ابھی کامل ایمان حاصل نہیں ہوا۔ ایمان کی حالت میں انسان بشاشت محسوس کرتا ہے۔ اور اسی حالت میں اگر ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی خدا کی راہ میں دی جائے تو وہ مقبول ہو جاتی ہے"

میں مخلصین سلسلہ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے کمزور بھائیوں کی طرف توجہ کریں۔ حضرت اقدس کا خطبہ ان کو پڑھ کر سنائیں۔ اور ان لوگوں سے جنہوں نے ایک عرصہ سے چندہ نہیں دیا۔ یا شرح سے کم دیتے ہیں۔ چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ سلسلہ پر ناقابل برداشت بوجھ نہ پڑ جائے۔ ماہ جولائی کی آمد میں صرف ۳۳۹ روپیہ کی کمی تھی۔ لیکن ماہ اگست میں پھر ۲۶۷۶ روپیہ کی کمی ہو گئی۔ ہر ایک جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت کو چھوڑ دے۔ اور چندہ کی کمی کو جلد سے جلد پورا کرے۔ ہر وہ جماعت جس نے بجٹ کے مطابق چندہ ادا نہیں کیا۔ ماہ ستمبر اور اکتوبر میں ادا کرے۔ تاکہ نہ اس پر بوجھ رہے۔ نہ مرکز پر۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایڈریس کے لئے جگہ چھوڑ کر درخواستیں انگریزی میں ہمارے پاس بھیجدی جائیں۔

۴۔ ایک بہت پرانے اور مخلص صحابی کے صاحبزادہ نے اس سال ڈسپنسر کا امتحان پاس کیا ہے۔ وہ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ اگر کسی دوست کو پرائیویٹ طور پر یا سرکاری طور پر ضرورت ہو۔ تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

۵۔ ایک نوجوان احمدی مندرجہ ذیل کام جانتا ہے اگر کسی دوست کو ان کی ضرورت ہو۔ تو امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ درزی کی ضرورت [illegible]

سیکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی کے اعلانات

ایک مخلص کا ایثار

جناب سیٹھ محمد غوث صاحب نے اپنی وصیت کا جزو مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ کا بیمہ ۹ ستمبر کو بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور حصہ جائداد کے موصیوں کو سیٹھ صاحب کے نمونہ پر حصہ جائداد زندگی میں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

وصیت کرنے والوں کیلئے ضروری اعلان

(۱) اکثر موصیان وصیت تحریر کر کے دفتر میں بھیج دیتے ہیں مگر چندہ شرط اول اور اعلان وصایا ہمراہ نہیں بھیجتے۔ بدیں وجہ اجراء سارٹیفکیٹ میں دیر ہو جاتی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ فارم وصیت کے ہمراہ چندہ شرط اول و اعلان وصایا ضرور بھیج دیا کریں۔ (۲) موصیان حصہ آمد عام طور پر اجراء سارٹیفکیٹ تک حصہ آمد وصیت نہیں بھیجتے۔ بلکہ چندہ عام بھیجتے رہتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ تحریر وصیت سے حصہ آمد موصی پر واجب ہو جاتا ہے۔ آئندہ کے لئے ہر موصی جس نے حصہ آمد کی وصیت کی ہو تاریخ تحریر وصیت سے حصہ موعودہ بھیج دیا کریں۔ تاکہ ان کے نام بقایا نہ رہے۔ موصی کا کھاتہ تحریر وصیت سے کھولا جاتا ہے۔ پس جس تاریخ سے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا جائے۔ اسی تاریخ سے حصہ آمد وصیت ادا کر کے عہد کو پورا کیا جائے۔

آنریری کارکنوں کی ضرورت

دفتر بہشتی مقبرہ کو ایسے دوستوں کی آنریری خدمات کی ہر ضلع میں ضرورت ہے جو بطور انسپکٹر وصایا کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ مجلس میں ان کا نام پیش کر کے باضابطہ منظوری حاصل کر لی جائے۔

ضرورتیں

۱۔ ایک احمدی نوجوان کریانہ کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں حکمت و طبابت بھی جانتے ہیں۔ اسلامی تعلیم میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔ امامت کا کام بھی کر سکتے ہیں۔ حاجتمند جماعت امور عامہ سے خط و کتابت کرے

۲۔ ایک ڈاکٹر کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ جو دیسی کھانا اچھا پکا سکتا ہو۔ اگر معمولی انگریزی کھانا پکانا بھی جانتا ہو۔ تو اچھا ہے امور عامہ سے خط و کتابت کریں

۳۔ ایک مولوی عالم استانی کی ضرورت ہے جو انٹرنس تک ایک گرلز ہائی سکول میں پڑھا سکے۔ تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کے سوالات

پنجاب یونی ورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی نے سوالات کی جو فہرست شایع کی ہے۔ اور جو حکومت کے محکمہ اطلاعات نے ہمارے پاس برائے اشاعت بھیجی ہے۔ درج ذیل کرتے ہوئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نظارت تعلیم و تربیت تحقیقاتی کمیٹی میں ایک مفصل شہادت پیش کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ ہماری جماعت کے جو دوست ان سوالات کے متعلق کوئی بیان دینا چاہیں۔ وہ مہربانی کر کے پہلے نظارت تعلیم و تربیت سے مشورہ کر لیں ؛

سوالات حسب ذیل ہیں :۔

یونیورسٹی اور صوبہ

اعلیٰ تعلیم کے موجودہ طریقہ سے صوبہ کی ضروریات کہاں تک پوری ہوئی ہیں۔

یونی ورسٹی کی طرز

(الف) کیا یونیٹری طرز کی یونیورسٹیاں جن میں براہ راست تعلیم کا انتظام ہو۔ صوبہ میں قائم کی جائیں۔ اگر ایسا ہو تو کمیٹی کس مقام یا مقامات پر ان کا قیام عمل میں لائے

(ب) کیا آپ ایسی تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے یونیورسٹی میں ایسی تبدیلیاں ہو سکیں۔ کہ یونیورسٹی اور کالجوں کے درمیان تسلی بخش تعلقات قائم ہو جائیں

یونیورسٹی کی حکومت

(الف) کیا یونیورسٹی کے مختلف حکام (سینٹ سنڈیکیٹ وغیرہ) موجودہ حالت میں صوبہ کی تعلیم یافتہ رائے عامہ کی کافی طور پر نمائندگی کر رہے ہیں

(ب) کیا متذکرۃ الصدر حکام اور یونی ورسٹی کے افسروں کا کام اس طریق پر تقسیم کیا گیا ہے۔ کہ (۱) اس کے نتیجہ پر کام جلدی اور احسن طریق پر انجام پاتا ہے (۲) عام تعلیمی حکمت عملی اور مالیات پر کافی غور کیا جاتا ہے۔

نظم و نسق

یونی ورسٹی کا نظم و نسق

کیا آپ یونی ورسٹی کے نظم و نسق اور بالخصوص مندرجہ ذیل امور کے متعلق کوئی تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ (الف) یونیورسٹی کے دفتر کا طریق کار (ب) تعلیمی محکموں کا انتظام (ج) کتب مطالعہ اور درسی کتب کا تعین (د) امتحانات کا انتظام (ہ) ممتحنوں کا تقرر

یونی ورسٹی کی آمدنی

(الف) کیا یونی ورسٹی کی آمدنی کو نہایت کفایت سے مفید طریق پر خرچ کیا جاتا ہے۔ (ب) کیا آپ یونی ورسٹی کے ضروری کام کی ترقی اور بہتری کے لئے مستقل اور کافی آمدنی بہم پہنچانے کے متعلق کوئی تجاویز پیش کر سکتے ہیں

یونی ورسٹی میں طلباء کا داخلہ

(الف) یونیورسٹی کا ثانوی تعلیم پر جو اقتدار حاصل ہے۔ آپ اس پر کیا اظہار خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ (ب) ثانوی تعلیم کے علاوہ یونیورسٹی ٹریننگ کے لئے امیدواروں کو کس موقعہ پر داخل کیا جائے (ج) کیا میٹریکولیشن کا امتحان (۱) سکول کے کورس کی تکمیل کے لئے اور (۲) یونی ورسٹی میں داخلہ کی قابلیت کے لئے اطمینان بخش ہے

انٹرمیڈیٹ کا نصاب تعلیم

یونی ورسٹی کی تعلیم کی بنیاد

(الف) کیا موجودہ نصاب تعلیم سے جو ایف۔ اے کے لئے مقرر ہے۔ ڈگری کورسز میں داخلہ کے لئے کافی تیاری ہو جاتی ہے۔ (ب) کیا انٹرمیڈیٹ کالجوں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے جو یہ تھا۔ کہ تقریباً ۱۸ سال تک کی عمر کے طالب علموں کی موزوں ثانوی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔ اور لاہور میں طلباء کے ہجوم کو کم کیا جائے

یونی ورسٹی کی تعلیم

کیا آپ مندرجہ ذیل امور کے متعلق کچھ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔

(الف) درس کی نوعیت (۱) یونی ورسٹی کی ریسرچ (۲) کالجوں کی ریسرچ

(ب) یونی ورسٹی کا اس تعلیم پر اقتدار جو کالجوں میں دی جاتی ہے لہذا۔ اس تعلیم کی نوعیت

یونی ورسٹی اور حکومت

(الف) کیا آپ یونیورسٹی اور اس کے ملحقہ اداروں کے حکومت کے ساتھ تعلقات پر کچھ اظہار خیالات کرنا چاہتے ہیں

(ب) کیا آپ (۱) تعلیم کی ترقی (۲) سرکاری ملازمتوں اور (۳) طلبہ کے لئے یہ بات مفید خیال کرتے ہیں۔ یا نقصان دہ کہ یونیورسٹی کے امتحانات کو سرکاری ملازمتوں کے لئے قابلیت کی سند سمجھا جائے۔ کیا آپ اس طرز عمل کی سفارش کرتے ہیں۔ جو بعض دوسرے ممالک میں رائج ہے۔ کہ مختلف قسم کی سرکاری ملازمتوں کے لئے خاص امتحانات ضروری قرار دیئے جائیں

ہیئت ترکیبی

قارئین کو یاد ہو گا۔ کہ یونی ورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی ماہ جون میں پنجاب کونسل میں منظور شدہ قرارداد کے مطابق مقرر کی گئی تھی۔ تا کہ پنجاب یونی ورسٹی کے اداروں اور اس کے قواعد و ضوابط کا معائنہ کرے۔ اور ایسی تبدیلیوں کی تجویز پیش کرے۔ جو یونی ورسٹی کے نظم و نسق اور اقتدار کو بہتر بنانے کے لئے ضروری معلوم ہوں

کمیٹی کی ہیئت ترکیبی مندرجہ ذیل ہو گی۔

سر جارج اینڈرسن سابق ڈائرکٹر تعلیمات پنجاب (صدر) ڈاکٹر ولی محمد پروفیسر فزکس لکھنؤ یونی ورسٹی۔ مسٹر پی شیشادری سابق سکرٹری انٹر یونی ورسٹی بورڈ انڈیا۔ مسٹر اے۔ ایف رحمان سابق سکرٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انکوائری کمیٹی۔ سردار بوٹا سنگھ ڈپٹی پریذیڈنٹ پنجاب لیجسلیٹو کونسل پروفیسر جے۔ ایف بروس، پروفیسر تاریخ پنجاب یونی ورسٹی (سکرٹری)

اغراض و مقاصد

مندرجہ ذیل امور کی تحقیقات کی جائیگی :۔

(۱) یونی ورسٹی کی تعلیم کا موجودہ طریقہ کس حد تک صوبہ کی ضروریات کو پورا کرتا ہے (۲) یونی ورسٹی براہ راست کتنی تعلیم دیتی ہے۔ اور یونی ورسٹی کو اس تعلیم پر کتنا اقتدار حاصل ہے جو کالجوں میں دی جاتی ہے (۳) یونی ورسٹی کے مختلف حکام کی ہیئت ترکیبی اور ان کے اختیارات اور یونیورسٹی کے افسروں کے اختیارات اور ان کے فرائض (۴) یونیورسٹی کا نظم و نسق (جس میں یونی ورسٹی کی تعلیم کا جو براہ راست دی جا سکتی ہے۔ معیار اور کالجوں کی تعلیم پر یونی ورسٹی کے اقتدار کی کیفیت اور ریسرچ کے لئے سہولتیں وغیرہ امور شامل ہیں) (۵) یونی ورسٹی کی آمدنی اور مصارف (۶) یونیورسٹی کلاسز اور ملحقہ کالجوں میں داخلہ کے لئے امیدواروں کی قابلیت کا معیار (۷) یونی ورسٹی کا ثانوی تعلیم پر اقتدار۔ اور (۸) یونی ورسٹی اور اس کے ملحقہ اداروں کے حکومت کے ساتھ تعلقات اگر ضرورت محسوس ہو تو ان تمام امور کے متعلق ایک ایک تجویز پیش کی جائے ؛

جے۔ وی۔ تجربہ کار استاد

اگر کسی صاحب وسعت احمدی کو اپنے خورد سال بچوں کی تعلیم کے لئے استاد کی ضرورت ہو۔ یا کسی احمدیہ سکول میں حصہ پرائمری کے لئے ٹرینڈ جے۔ وی۔ تجربہ کار استاد درکار ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں ماسٹر محمد سلیمان غوری سابق مدرس ڈاکخانہ ہمبڑاں۔ ضلع لودیانہ

دارالانوار میں سکنی اراضی خرید کرنیکا نادر موقعہ

دس کنال اراضی۔ سائڈ فٹ کی دو سڑکوں کے درمیان حضرت صاحب کی کوٹھی کے عین سامنے مسجد مبارک سے قریب ترین۔ ان تمام خوبیوں کے رکھنے والا دارالانوار میں صرف یہی ایک رقبہ ہے۔ خرید کے شائق جلد درخواست دیں۔ دو کنال سے کم کی درخواست نہیں آنی چاہیئے جو سارا رقبہ خریدیگا اس کے ساتھ قیمت میں معتدبہ رعایت کردی جاویگی۔ قیمت بذریعہ خط وکتابت طے کی جائیگی۔

نوٹ:۔ اس رقبہ کے خریدار کو دارالانوار کمیٹی کے قواعد وضوابط پر عمل پیرا ہونا پڑیگا حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

خان عبد اللہ خاں آف مالیر کوٹلہ معرفت پوسٹماسٹر میرپور خاص سندھ

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

تعطیلات دوسہرہ کیلئے کرایہ میں رعایت

آنے والی تعطیلات دوسہرہ کے لئے تمام این۔ ڈبلیو۔ آر لائن پر ۲۷ ستمبر تا ۹ اکتوبر واپسی ٹکٹ حسب ذیل شرح پر مل سکینگے۔ جو ۱۷ اکتوبر تک کارآمد ہونگے بشرطیکہ یکطرفہ سفر سو میل سے زائد ہو یا ایکسو ایک میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول ودوم درجہ	۱/۳ ۱ کرایہ پر
درمیانہ درجہ	۱/۴ ۱ کرایہ پر
تیسرا درجہ	۳/۴ ۱ کرایہ پر

ہیڈ کوارٹر لاہور
۱۳ ستمبر ۱۹۴۲ء

چیف کمرشل مینیجر

احمدیوں کے واسطے خاص رعایت

بے روزگاری کا بہترین علاج

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی فصل آرہی ہے
آئندہ ہفتہ میں تازہ مال آرہا ہے

تھوڑے سرمایہ کے بیوپاریوں کیلئے امریکن۔ ولایتی۔ جاپانی کٹ پیس کی چھوٹی گانٹھیں تیار کی ہیں یکصد ۲ صد ۳ صد روپیہ کی جس میں زنانہ مردانہ ضرورت کا کپڑا ارزاں۔ خوشنما ہر رنگ اور ہر وضع کا موجود ہے ٹکڑا ابڑا تھوک نرخ پر بھیجا جاتا ہے۔ تجارت کو وسیع کرنے کی غرض سے منافعہ قلیل لیا جاتا ہے۔ مستورات پردہ نشین کپڑے کی تجارت باسانی کرسکتی ہیں۔ کیونکہ ہر گھر میں ہر وقت کپڑے کی ضرورت ہے کٹ پیس کے علاوہ ہر قسم سلمیں۔ فیتہ جھالر۔ ذری کے بیل۔ ستارے پھول۔ دوپٹہ اور ساڑھی پر لگانے کا جملہ سامان ملسکتا ہے ذاتی ضروریات کے لئے پچاس روپیہ کی گانٹھ تیار ہے۔ ایک مرتبہ مال منگا کر قیمت اور مال کا مقابلہ کریں دھوکا دینے والے نقالوں سے بچیں۔ سو روپیہ سے زائد کے خریدار سے کرایہ ریل معاف آرڈر کے ہمراہ ۲۵ فیصدی پیشگی آنا لازمی ہے۔ تھوک لسٹ طلب کریں۔

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائر رجیکب سرکل بمبئی

ہومیوپیتھک علاج

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں مریضوں پر تجربہ کرکے ایک ایک دوا کا جسم کے ہر عضو پر اثر اور علامات معلوم کرنے کے بعد عوام کے فائدے کے لئے پیش کیگئی ہیں۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی چیر پھاڑ اور نشتر کی تکلیف سے بچانیوالی پھوڑے اور بیرونی تکالیف کو بلا تکلیف اور بلا اپریشن صرف مرہم سے ٹھیک کرتی ہیں۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ شافی خدا ہے۔ امراض مخصوصہ مردمان کیلئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات کے لئے ان دواؤں سے افضل دوسری ادویات ہو ہی نہیں سکتیں بچوں کے لئے تو عموماً دوسرے ڈاکٹر بھی یہی دوائیں دیتے ہیں۔ کیسا ہی مرض ہو۔ مختلف علاج سے اور پیٹنٹ دوائیں کھاکر مرض کو پیچیدہ نہ بنالیجئے۔ ضرورتمند آج ہی پوری پوری کیفیت مرض کی ارسال کریں۔ انشاء اللہ مفید اور قابل تعریف پائینگے۔ پتہ:۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی ہیری اکبر پور کانپور

قلم آم

ہمارے مشہور وقدیم کارخانہ قلم آم کی فہرست باتصویر ذیل کے پتہ سے مفت طلب فرمائیے۔ المشتہر:۔ صفدر حسین خاں نواسہ محمد احمد خانصاحب مرحوم تعلقدار مالک کارخانہ قلم آم قصبہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز اور متوسط شیروانی پٹھان خاندان کی دو لڑکیوں کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ مغل پٹھان سید اور قریشی برسر روزگار خواندہ لڑکوں کی درخواستیں آنی چاہئیں۔ یو۔ پی اور پنجاب کے باشندوں کو ترجیح دی جائیگی۔

ایم۔ اے معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

فیض عام شربت فولاد

اگر آپ کے گھر میں کمزوری ہے چہرہ زرد رہتا ہے بھوک نہیں لگتی حیض کی زیادتی ہے تکلیف سے آتا ہے یا بالکل بند ہے مرض اٹھرا ہے یعنی حمل نہیں ٹھہرتا وقت سے پہلے گر جاتا ہے یا بچہ مُردہ پیدا ہوتا ہے یا کمزور ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ کم ہے یا ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہیں تو فیض عام شربت فولاد استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ آپ تندرست اور خوبصورت اولاد حاصل کریں گے۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک عہ محصولڈاک ۱۱

فیض عام جوہر یہ ایک بہترین ادویہ کا مرکب ہے۔ اور اس کے چند قطرے ہیضہ اسہال بدہضمی پیاس پیٹ درد۔ سردرد نزلہ زکام دانت یا داڑھ کا درد۔ اور زنبور، بچھو یا سانپ کے کاٹے کیلئے بہترین تریاق ہیں۔ بلکہ تقریباً ہر مرض میں مفید ہے۔ چنانچہ بہادر خانصاحب ہیڈ ماسٹر انچارج ادویات ایڈ کراس سوسائٹی اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ میں نے فیض عام جوہر علاوہ دیگر بیماریوں کے میعادی بخار تک کے مریضوں پر مفید پایا ہے اور اسی دوا کی وجہ سے لوگ مجھے ڈاکٹر سمجھتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کی اس ایجاد میں برکت دے۔

قیمت فی شیشی ایک تولہ ۱۰ ار علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ:۔ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

ٹائم ٹیبل میں تبدیلیاں

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء سے ایک نیا ٹائم ٹیبل جاری ہوگا اور حسب ذیل اہم تبدیلیاں وقوع میں آئینگی

(الف) (۱) ۷ اپ اور ۸ ڈاؤن کراچی میل گاڑیاں براہ ملتان چلا کریں گی۔

(۲) ۹۱ اپ اور ۹۲ ڈاؤن مسافر گاڑیاں براہ لودھراں خانیوال جیوڑ چلا کریں گی۔

(۳) ۳۷۵ اپ اور ۳۷۶ ڈاؤن جو اسوقت لودھراں اور امرتسر کے درمیان چلتی ہیں منسوخ بھی کیا جایا کریگا

(۴) ایک تھرو گاڑی لاہور اور ماری انڈس کے درمیان براہ جڑانوالہ۔ لائل پور۔ خوشاب جاری کی جائے گی۔

(۵) ۱۳/۱۲ اپ شملہ میل ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء سے لاہور اور کالکا کے درمیان چلنا بند ہو جائیگی۔ اور ۱۱/۱۲ اپ شملہ میل یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے کالکا سے لاہور آنا بند ہو جائیگی۔

(۶) ۱۳۱ اپ اور ۱۳۲ ڈاؤن اور ۱۴۳ اپ و ۱۴۴ ڈاؤن مسافر گاڑیاں یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے انبالہ چھاؤنی اور کالکا کے درمیان چلنا بند ہو جائیگی۔

(ب) یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء سے حسب ذیل تھرو گاڑیاں جاری کی جائیں گی۔

(۱) ایک بوگی فرسٹ وسیکنڈ کلاس گاڑی پر مشتمل دہلی اور لاہور کے درمیان ۵ اپ میل اور ۶ اپ اور اس گاڑی میں کوپن سسٹم کے ماتحت مزید آٹھ آنہ فی سیٹ یا فی برتھ ادا کرنے پر جگہ ریزرو کرائی جا سکیگی۔

(۲) ایک بوگی تھرڈ کلاس ۳ اپ فرنٹیر میل کے ساتھ امرتسر اور لاہور کے درمیان چلا کریگی

(۳) ایک بوگی فرسٹ وسیکنڈ کلاس پر مشتمل سماسٹہ اور کالکا کے درمیان ۱۰ ڈاؤن ۱۳ ڈاؤن ۱۳ اپ ۱۴ ڈاؤن ۱۱ اپ ۹۹ اپ کے ساتھ یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء تک چلا کرے گی۔

(۴) ایک بوگی فرسٹ وسیکنڈ کلاس پر مشتمل لاہور سے کالکا تک ۲ ڈاؤن فرنٹیر میل اور ۱۱ اپ میل کے ساتھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء سے اور کالکا سے لاہور تک ۱۲ ڈاؤن میل اور ۱ اپ فرنٹیر میل کے ساتھ ۱۱/۳۲ ۱ سے چلا کرے گی۔

(۵) لاہور سے جموں تک ۳۳ اپ ۲۹۱ اپ کے ساتھ اور جموں توی سے لاہور تک ۲۹۶ ڈاؤن ۳۴ ڈاؤن کے ساتھ جو فرسٹ وسیکنڈ کلاس بوگی چلتی ہے۔ اسمیں ۱۲/۳۲ ۱۴ تک توسیع کر دی گئی ہے۔

II حسب ذیل تھرو اور سیکشنل گاڑیاں ۱/۳۲ ۱ سے منسوخ کر دی جائیں گی

(۱) ایک بوگی فرسٹ وسیکنڈ وانٹر پر مشتمل لاہور اور خوشاب کے درمیان ۲۴۲/۳۹ اپ اور ۳۴۲ ڈاؤن ۲۴ اپ اور ۲۳۵/۳۵ ڈاؤن ۳۴ ڈاؤن کے ساتھ

(۲) ایک چار پہیہ فرسٹ وسیکنڈ پر مشتمل لاہور اور سرگودہا کے درمیان ۳۳ اپ ۷ ڈاؤن اور ۷ اپ اور ۳۴ ڈاؤن کے ساتھ

(۳) ایک بوگی تھرڈ کلاس ۵ اپ میل کے ساتھ امرتسر سے لاہور تک۔

میل اور ایکسپریس گاڑیوں میں سفر کے ٹکٹ پابندیوں میں یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء سے تبدیلیاں

(۱) ۳ اپ فرنٹیر میل میں لاہور اور امرتسر کے درمیان تھرڈ کلاس مسافر سفر کر سکیں گے۔

(۲) اسی تاریخ سے ۵ اپ کلکتہ میل میں امرتسر اور لاہور کے درمیان تھرڈ کلاس مسافروں کو سفر کی اجازت نہ ہوگی

(۳) ۸ اپ ۸ ڈاؤن کراچی میل میں کراچی سٹی اور خانیوال کے درمیان سفر کرنے والے تھرڈ کلاس مسافروں پر ۱۵۰ میل کی جو پابندی عائد ہے۔ وہ واپس لے لی گئی ہے۔ یا وہاں تک سفر کرنے والوں پر نہیں ہوگی

(۴) ۵۷ اپ ۵۸ ڈاؤن کے ساتھ دہلی اور لالہ موسیٰ کے درمیان ہارس بکس اور کیرج ٹرکس نہیں لگائے جائیں گے۔

یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء سے ڈائننگ کار سروس میں تبدیلیاں

(۱) ۷ اپ اور ۸ ڈاؤن میل گاڑیوں کیساتھ لاہور اور کراچی کے درمیان نیز رک اور کراچی کے درمیان ۱۰۹ اپ و ۱۱۰ ڈاؤن میل گاڑیوں کے ساتھ صرف فرسٹ و سیکنڈ کلاس مسافروں کے لئے ڈائننگ کار چلا کریگی

(۲) ۳ اپ و ۴ ڈاؤن میل گاڑیوں کے ساتھ لاہور اور پوہری کے درمیان دیسی مسافروں کے لئے وینڈنگ کار چلا کریگی۔ اور ۱ اپ ۲ ڈاؤن مسافر گاڑیوں کیساتھ راولپنڈی اور جالندھر شہر کے درمیان منسوخ کر دی جائے گی

(ج) ۱۲ اپ مسافر گاڑی پر فرسٹ وسیکنڈ کی سیٹیں برتھ اور کمپارٹمنٹ کوپن سسٹم کے ذریعہ ریزرو کرانے کا طریق دہلی اور لاہور کے درمیان ۱/۳۲ ۱ سے منسوخ کر دیا جائیگا۔ مذکورہ بالا اور دوسری تبدیلیوں کے لئے نیا ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل دیکھنا چاہیئے۔ جو ۱۷ ستمبر ۱۹۳۲ء سے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں اور ریلوے بک سٹالوں پر ملیگا

اس ٹائم ٹیبل کا ایک ضمیمہ جس میں بڑے بڑے سٹیشنوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت دکھائی گئی ہے۔ یکم اکتوبر کے قریب ایک آنہ قیمت پر دستیاب ہو سکیگا۔

(د) ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء کی درمیانی شب کی مسافر گاڑیوں کی ترتیب

دہلی اور لاہور کے درمیان براستہ سہارنپور

(۱) ۱۱ اپ فرنٹیر میل جسے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ۲۱/۰۰ پر دہلی سے روانہ ہونا چاہیئے۔ ۲۲-۱۰ پر روانہ ہوگی۔ اور پھر اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی

(۲) ۵ اپ کلکتہ میل ای۔ آئی۔ آر سے سہارنپور پہنچنے پر یکم اکتوبر کو ۵-۵۵ پر روانہ ہوگی۔ اور آگے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

دہلی اور لاہور کے درمیان براہ بٹھنڈا

(۳) ۱۷ اپ مسافر گاڑی جسے ۳۰ ستمبر کو ۲۱-۰۵ پر دہلی سے روانہ ہونا چاہیئے۔ ۲۲-۳۰ پر روانہ ہوگی۔ اور پھر اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔ نیز بہادر گڑھ۔ رسانیلہ۔ ٹوہانہ۔ بونہ لاڈہ۔ مانسہ مور۔ گنڈا سنگھ والا۔ جیرہ بگا۔ اور دالٹن ٹریننگ سکول پر کھڑی نہیں ہوگی۔

کیمبل پور اور کندیاں کے درمیان

(۴) ۱۹ اپ پسنجر ۳۰ ستمبر کو ۳۰-۵۱ ۲ پر حضرو پہنچکر یکم اکتوبر کو ۵-۲۸ پر روانہ ہوگی۔ اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی اور کیمبل پور ختم ہو جائیگی۔

بٹھنڈا اور سماسٹہ کے درمیان

(۵) ۹ اپ پسنجر ۳۰ ستمبر کو ۰۵-۴ پر بٹھنڈا پہنچکر ختم ہو جائیگی۔ ۱۹۹ اپ پسنجر ۳۰ ستمبر کو ۲۰-۴۰ پر بٹھنڈا پہنچکر ۵-۳۰ پر روانہ ہوگی اور ۹ اپ کے نئے اوقات کے مطابق آگے روانہ ہوگی

(۶) ایک نئی گاڑی ۳۰ ستمبر کو ۵-۴۰ پر سماسٹہ سے چلائی جائیگی۔ جو ۹۵ ڈاؤن کے نئے اوقات کے مطابق چلیگی

لاہور۔ جڑانوالہ۔ لائلپور۔ سرگودہا۔ خوشاب۔ کندیاں اور ماری انڈس کے درمیان

(۷) ۱۳۷ اپ ۱۳۶ ڈاؤن ۱۳۳ اپ اور ۱۳۴ ڈاؤن ۱۳۵ اپ ۱۳۶ ڈاؤن نئی گاڑیاں لاہور اور ماری انڈس کے درمیان ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء سے لاہور اور ماری انڈس سے علی الترتیب اپنی سروس شروع کریگی

لاہور شور کوٹ روڈ۔ سرگودہا اور ملکوال کے درمیان

(۸) ۹۶ ڈاؤن پسنجر یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء کو 0.25 پر شور کوٹ روڈ پہنچکر وہیں ختم ہو جائیگی۔

(۹) ۹۶ اپ پسنجر یکم اکتوبر کو 0.23 پر کھالیہ سے روانہ ہو کر شور کوٹ روڈ تک اپنے موجودہ اوقات کے مطابق چلیگی۔ شور کوٹ روڈ سے سرگودہا تک یہ ۹۵ اپ کے نئے اوقات کے مطابق لیٹ ٹرین کے طور پر چلیگی۔ اور سرگودہا سے ملکوال تک ۹۵ اپ کے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔ ۷ اپ یکم اکتوبر کو ۲/۱۰ پر سرگودہا سے اپنے نئے اوقات کے مطابق سروس شروع کریگی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈاکٹر امبدکر نے بمبئی میں ۱۶ ستمبر کو فری پریس کے نمائیندہ سے کہا۔ کہ پنڈت مالویہ کا تار مجھے موصول ہوا ہے جس میں مجھے لیڈروں کی کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ جو بمبئی میں منعقد ہو گی۔ لیکن میں نے معذرت پیش کر دی ہے اور کہا ہے کہ میں اس میں شامل نہیں ہو سکونگا میں نے اپنے جواب میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ بحث کے لئے بنیادی امور طے کئے بغیر کانفرنس منعقد کرنا بالکل بے سود ثابت ہو گا۔ بہترین طریق کار یہ ہے کہ کانفرنس کے اجلاس سے پیشتر گاندھی جی کی واضح تجاویز معلوم کی جائیں۔

مسٹر آر۔ ایل لبسواس معتمد عمومی آل انڈیا اچھوت فیڈریشن نے اخبارات کے نام بیان دیتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی نے وزیر ہند اور وزیر اعظم کے نام اپنے خطوط میں اچھوت اقوام کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ ہرگز جائز نہیں۔ جب ہندوؤں نے خود اپنی قوم کو ذات پات کے صدہا امتیازات میں تقسیم کر رکھا ہے تو حکومت برطانیہ کے خلاف یہ الزام عاید کرنا کہ وہ ہندو قوم کے انتشار کی ذمہ دار ہے سراسر بے سروپا اور بے معنی ہے مقام حیرت ہے کہ گاندھی جی کا نہ اپنی قوم کی طرف سے مظالم کے انسداد کا ارادہ ہے۔ نہ کسی دوسرے طبقہ مثلاً زمینداروں تجارت۔ اور یونیورسٹی کے لئے علیحدہ انتخاب کی مخالفت ہے بلکہ اس چیز کی مخالفت ہے کہ اچھوتوں کو اپنی حالت درست کرنے کے لئے جو مواقع حاصل ہونے کی توقع تھی۔ وہ حاصل نہ ہوں۔

اگر گاندھی جی صرف اس لئے فاقہ کشی کے ذریعہ سے مرنا چاہتے ہیں کہ مجالس آئین ساز میں اچھوتوں کو چند نشستیں بذریعہ جداگانہ انتخاب کیوں دی گئی ہیں۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اچھوت اقوام کا کوئی فرد بھی ان کی زندگی بچانے کے لئے ہرگز کوشش نہیں کریگا۔ لیکن ہمیں آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آخر گاندھی جی نے اپنے آپ کو ہمارا دوست اور بہی خواہ کہلانے کے لئے کونسی خدمات انجام دی ہیں؟ ہم ان خدمات سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔

ضلع میرٹھ کے چھ ہزار اچھوتوں کے ایک اجتماع نے ۱۵ ستمبر کو یہ قرار داد باتفاق آرا منظور کی۔ کہ گاندھی جی کی فاقہ کشی کے ذریعہ سے مرجانے کی دھمکی اچھوتوں کو فریب دینے کے لئے ایک سیاسی حربہ ہے انکی خواہش ہے۔ کہ ہمیں ابد الآباد تک ہندوؤں کی اونچی جاتیوں کا زر خرید غلام بنایا جائے نیز اچھوتوں کا یہ اجلاس ملک کے تمام اچھوتوں کے رہنماؤں اور ارکان کو تلقین کرتا ہے۔ کہ وہ عزم صمیم کے ساتھ اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت کریں۔ اور گاندھی جی کے عزم خودکشی سے خائف ہو کر کسی قسم کے اثر یا دباؤ سے متاثر نہ ہوں۔

پرتاپ مورخہ ۱۴ ستمبر میں سر ابراہیم رحمت اللہ صدر اسمبلی پر یہ غلط اور بے بنیاد اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ وہ فرقہ پرست ہیں۔ اور انہوں نے برطانی فرقہ وار اعلان پر ہندوؤں اور سکھوں کو اور علی الخصوص بنگال اور پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو تقریریں کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور ان کی یہ روش جانبدارانہ تھی۔ ۱۶ ستمبر۔ کو اسمبلی میں ایوان کے لیڈر نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ جناب صدر پر اخبارات میں حال میں جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر اسمبلی آنریبل صدر پر کامل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ یہ تحریک تالیوں کے شور کے درمیان منظور کی گئی۔

ہوم ممبر نے اسمبلی میں گاندھی جی کی رہائی کے متعلق ۱۵ ستمبر کو بیان دیا کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ ستمبر کو جب گاندھی جی عملی طور پر فاقہ کشی شروع کر دینگے۔ تو انہیں جیل سے کسی مناسب مقام میں منتقل کر دیا جائیگا۔ اور سر دست ان کے لئے جو پابندی مناسب خیال کی گئی ہے۔ وہ یہی ہے کہ انہیں وہاں رہنے کے لئے ہدایت کر دی جائے گی۔

تیسری گول میز کانفرنس کے ۲۵ مندوبین میں سے دس ہندوستانی ریاستوں کے ۵ مسلمانوں کے اور دس ہندوؤں کے نمائیندے ہونگے۔ اغلب خیال ہے۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان مسٹر اے ایچ غزنوی۔ کپتان شیر محمد خاں اور سر آغا خاں مسلمانوں کی نمائیندگی کریں گے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سر عبد الرحیم پانچویں مسلمان مندوب ہونگے۔

پونڈری ضلع کرنال کے مقدمہ کا فیصلہ سشن جج نے سنا دیا۔ اس مقدمہ میں پولیس نے ۹۸ ہندو ملزمان کا چالان کیا تھا۔ جن میں سے ۵۲ کے خلاف پولیس نے چالان واپس لے لیا۔ ۴۶ ملزمان کے خلاف سپیشل مجسٹریٹ کرنال کی عدالت میں سماعت شروع ہوئی۔ پہلی عدالت میں سات ملزم بری ہو گئے اور ۹ ۳ سشن سپرد ہوئے۔ جن میں سے عدالت نے ۲۳ کو بری کر دیا اور صرف سولہ ہندوؤں کو سزا دی جن میں سے سات کو مولوی عبد الحق صاحب احمدی وکیل گورداسپور کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے بلا فیس عدالت ابتدائی میں پیروی کی تھی۔ اس حادثہ میں تین مسلمان قتل اور ۳۲ زخمی کئے گئے مذبح کی تعمیر کا معاملہ ابھی حکام کے زیر غور ہے۔

پشاور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چترال فوجی دستہ پر جو چکدرہ سے کوچ کرنے کے بعد بندا گئی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھا۔ شموزیوں کے ایک لشکر نے گولیاں چلا دیں۔ ایک شخص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ شموزئی قبائل کو اطلاع دی جا رہی ہے کہ اگر وہ فوراً منتشر نہ ہوئے تو حکومت جو کارروائی مزدری خیال کریگی۔ عمل میں لائیگی۔

دہلی میونسپلٹی میں حال ہی میں دو نشستیں خالی ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بات کی زبردست کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کے لئے دو اچھوت امیدوار منتخب کئے جائیں۔

دو مشہور انقلاب پسند لاہور میں ۱۴ ستمبر کو پولیس نے گرفتار کئے۔ ان کے نام مسٹر سمپورن سنگھ ٹنڈن ایم اے اور مسماۃ درگا دیوی ہیں۔ مسٹر ٹنڈن کی گرفتاری کے لئے پندرہ سو روپیہ اور درگا دیوی کی گرفتاری کے لئے پانچسو روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ دونوں کو مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور پولیس نے تفتیش کے لئے دو ہفتہ کی مہلت طلب کری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سمپورن سنگھ کے خلاف مقدمہ کی سماعت دہلی میں ہو گی۔

گاندھی جی کو مسٹر سی الیف اینڈریوز نے لنڈن سے ایک بحری تار ارسال کیا جس کا بذریعہ تار جواب دیتے ہوئے گاندھی جی نے لکھا کہ برت رکھنے کے متعلق میں اپنے فیصلہ کو پرماتما کی طرف سے ایک پیغام سمجھتا ہوں۔ اور مجھے ایشور کا سندیش آیا ہے کہ میں اچھوتوں کیلئے پران تیاگ دوں۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ حکومت پنجاب کے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت مظہر ہے۔ کہ سر جیفری ڈی مونٹ مورنسی گورنر پنجاب کی رخصت میں ایک ماہ کی توسیع ہو گئی ہے۔ چنانچہ موجودہ توسیع ۱۹ ستمبر سے شروع ہو گی۔ اس توسیع سے قائم مقام گورنر ہز ایکسی لنسی سردار سکندر حیات خاں کے موجودہ عہدہ میں بھی خود بخود توسیع ہو گئی ہے۔

شملہ ۱۶ ستمبر۔ اسمبلی کے سرکاری پروگرام میں حج بل بھی شامل تھا۔ جو مختصر سی بحث کے بعد بلا مخالفت منظور ہو گیا۔

لکھنؤ ۱۷ ستمبر ڈاکٹر پرانجپائی وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی نے ایسوشی ایٹڈ پریس کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ جہاں تک صوبہ بمبئی کا تعلق ہے حکومت اچھوتوں کے لئے کچھ اور زیادہ نہ کر سکتی تھی اچھوت اقوام کی شکایات بالکل حق بجانب ہیں اور انہیں ان کے اظہار کیلئے باقاعدہ موقع ملنا چاہیئے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی